کرتے تھے، عمر ۷۷ برس کے لگ بھگ ہوگی، ادھر کچھ عرصہ سے علی گڑھ میں جس کو انھوں نے اپنا وطن بنالیا تھا مقیم تھے۔ وہیں ۸ رجولائی کو شب میں انتقال ہوا۔ اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے، اب اس وضع کے لوگ کہاں ملیں گے۔

خبر گرم ہے کہ اپنے گوشۂ عافیت کیرالا اور مدراس سے باہر نکل کر مسلم لیگ بڑے جاہ وحشم اور طمطراق کے ساتھ گجرات اور اتر پردیش کی طرف بھی پیش قدمی کر رہی ہے اور یہاں کے مسلمان اس کے ایک جلوۂ بے حجاب کو ترس گئے تھے وہ جذبۂ بے قرار و بے اختیار کے ساتھ اس کو خوش آمدید کہنے کی تیاری کر رہے ہیں، یہ ظاہر ہے کہ اس مسلم لیگ کا روپ اب وہ نہ ہوگا جو ۱۹۴۷ء سے پہلے تھا، اب یہ کبھی اس پارٹی کا ساتھ دے گی اور کبھی اُس پارٹی کا۔ کبھی کانگرس سے ساز باز کرے گی اور کبھی کمونسٹوں سے یا اور کسی مخالف پارٹی سے ناطہ جوڑے گی۔ لیکن بہرحال رہے گی ایک فرقہ وارانہ جماعت! اگرچہ محترم صدر مسلم لیگ نے ابھی حال میں شیخ عبداللہ کی ایک تقریر کے جواب میں جو بیان شائع کیا ہے اس میں مسلم لیگ کے فرقہ وارانہ جماعت ہونے سے قطعی انکار کیا ہے، لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ایک غیر مسلم اس جماعت کا ممبر ہوسکتا ہے؟ اگر ہوسکتا ہے، تو پھر اس کو مسلم لیگ کہنے کے کیا معنیٰ ہیں؟ اور اگر نہیں ہوسکتا تو پھر وہ فرقہ وارانہ نہ ہوئی تو اور کیا ہوئی! اسی ایک سوال کو اس طرح بھی پوچھا جا سکتا ہے کہ مسلم لیگ کیا کسی غیر مسلم کو کسی مسلم علاقہ میں اپنے امیدوار کی حیثیت سے الکشن میں کھڑا کر سکتی ہے؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو اسے مسلم لیگ کہنا صحیح نہ ہوگا، اور اگر کھڑا نہیں کر سکتی تو اس کے معنی یہ ہوئے کہ وہ صرف ایک فرقہ کی اور اس کے ہی مفاد کے لئے ایک جماعت ہوئی اور ظاہر ہے ایک پارٹی یا جماعت کے فرقہ وارانہ ہونے کے لئے اتنی بات کافی ہے، اس بنا پر اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ روپ خواہ